باسمہ سبحانہ

قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني سبحان الله
وما انا من المشركين

میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرا پیرو دونوں مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔

(ترجمہ فرمان)

کتاب مستطاب

اصول الشریعہ
فی
عقائد الشیعہ

از قلم حقیقت رقم

سرکار عمدۃ المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین

حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی علی رؤس المومنین

ناشر مکتبہ السبطین 296/9 بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہ سبحانہ

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣعَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

ہ میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں، میں اور میرا پیرو دونوں، مضبوط دلیل پر ہیں
اور خدا ہر عیب و نقص سے، پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں

(ترجمہ فرمان)

کتاب مستطاب

اصول الشریعہ

فی

عقائد الشیعہ

SIBTAIN.COM

از قلم حقیقت رقم

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی علی رؤس المؤمنین

ناشر

مکتبۃ السبطین ۲۹۶/۹ بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہ سبحانہ

"والدہ مرحومہ کے نام"

اگر سیاہ دلم، داغ لالہ زار توام
وگر کشادہ جبینم، گل بہار توام

چونکہ والد مرحوم و مغفور کا سایہ عاطفت صغر سنی میں سر سے اٹھ گیا تھا۔ لہٰذا میں بفضلہ تعالیٰ شیدائی سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام والدۂ مرحومہ کے ہی حسن تربیت سے اس قابل ہوا کہ آج اپنی بساط و بضاعت کے مطابق کچھ خدمت دین مبین کر رہا ہوں۔ اس لئے میں اپنی اس ناچیز کتاب کو ان کے نام کے ساتھ معنون کر کے اس حقیر دینی خدمت کا ثواب بطفیل سرکار ولی عصر و امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ان کی روح پر فتوح کو ہدیہ کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

آپکا
احقر محمد حسین نجفی عفی عنہ سرگودھا
ستمبر [illegible]

کتابت	سید [illegible]
طباعت	شانی پریس سرگودھا
قیمت	۱۵/- روپے
بار	چہارم

اگست [illegible]

سترقی کرائے اور خلق اس کی توحید کی قائل ہو۔ اور یہ امر پیغمبروں کے بھیجے کے بغیر ممکن نہ تھا کیونکہ وہ انتہائی مرتبہ کمال و بلندی پر فائز ہے اور مخلوق ہر قسم کے احتیاج کی پستی میں ہے۔ اس لئے اس نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان کچھ سفیر مقرر فرمائے ہیں جو اس کے کمال کی وجہ سے احکام نازل کرتا ہے اور مخلوق کے ساتھ اپنی مناسبت وبشریت کی وجہ سے وہ احکام پہنچاتے ہیں۔

(۵) شیخ اکبر شیخ عبد الوہاب شعرانی اپنی کتاب کشف الغمہ میں اتمام حجت کے لئے نبی کے انسانوں سے ہونے کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ولا بد رجال من لا یدخل تحت قسم الناس من الملائکۃ والجن والنسناس لان النفوس لا تنزل الیہ یعنی اگر کوئی نبی ایسا آدمی بھیجا جائے جو انسانوں کی قسم (نوع) سے نہ ہو بلکہ فرشتوں یا جنوں یا نسناس کی قسم سے ہو تو حجت تمام نہیں ہو سکتی کیونکہ نفوس انسانی اس کی طرف مائل نہیں ہوتے۔

(۶) حضرت مولانا [illegible] صاحب لکھنوی عماد الاسلام [illegible] میں نبی کے اصطلاحی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: والنبی فی الاصطلاح انسان بعثہ اللہ لتبلیغ ما اوحی اللہ الیہ یعنی اصطلاح میں نبی کے معنی یہ ہیں کہ وہ ایک انسان ہے جسے خدا اس لئے مبعوث کرتا ہے کہ جو اس پر جناب باری کی وحی ہو اس کی تبلیغ کرے۔ [illegible] علامہ [illegible] اور علامہ رازی مرحوم کا اس سلسلہ میں کلام حق درجہاں نقل ہو چکا ہے (۷) صاحب رسالہ [illegible] لکھتے ہیں [illegible] نوع بشر [illegible] جمیع [illegible] ایک ایسا شخص کرے

(۷) آقا سید مہدی موسوی نے اپنی کتاب [illegible] میں ان کے مقدمہ پر لکھا ہے کہ یجب ان الانبیاء والرسل من البشر فهو خیر منهم [illegible] یہ بات مخفی نہیں ہے کہ انبیاء و رسل بشر ہیں۔ اور جب حضرت امیر علیہ السلام تو وہ [illegible] یقیناً ان سے افضل ہوں گے" اور [illegible] لکھتے ہیں: ونعتقد ان علیاً بشر مخلوق من مخلوقات اللہ تعالیٰ ووصی رسول اللہ "ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت علی بشر و انسان ہیں اور منجملہ مخلوق خدا کے خدا کی مخلوق اور جناب رسول خدا کے وصی ہیں۔"

(۸) جناب آقائے محسن اپنی کتاب [illegible] میں انبیاء کے خواص شمار کرتے ہوئے یہ خصوصیت بیان کرتے ہیں کہ وانهم کغیرهم فی اوصاف البشریۃ لقولہ تعالیٰ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی والکیف وقولہ وما ارسلنا من قبلک من المرسلین الا انهم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق والفرقان "ضروری ہے کہ بشری اوصاف میں دوسرے انسانوں کی طرح ہوں۔ چنانچہ خداوند عالم کا ارشاد ہے (اے رسول) تم کہہ دو کہ بحیثیت مخلوق میں بھی تم ہی جیسا ایک آدمی ہوں فرق یہ ہے کہ میری طرف وحی کی جاتی ہے" نیز خدا کا ارشاد ہے "اور ہم نے تم سے پہلے جو رسول بھیجے تھے وہ کھانا بھی کھایا کرتے تھے۔ اور بازاروں میں پھرا کرتے تھے۔" از جبر مقبول

"یعنی خدا ہی وہ ہے کہ جس نے اجسام کو پیدا کیا ہے کیونکہ وہ جسم نہیں ہے یعنی عدم سے وجود میں لانے والا اجسام کا رب ہو سکتا ہے کیونکہ وہ جسم نہیں ہے اور نہ جسم میں حلول کرنے والا ہے کیونکہ جو خود جسم ہوگا وہ جسم کو عدم سے وجود میں لانے والا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح رزق کو عدم سے وجود میں لانا بھی اسی کا کام ہے۔" ظاہر ہے کہ سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام اجسام مبارکہ رکھتے ہیں لہٰذا اس حقِ کلیہ کے مطابق خالق و رازق نہیں ہو سکتے۔ نیز چونکہ ان امور کا تعلق عہدۂ ربوبیت سے ہے اس لئے وہی یہ کام انجام دیتا ہے ھو الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون (ج۔ پ۔ س ۔۔۔ ع) اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ھل من شرکائکم من یفعل من ذلکم من شیء (پ۔ س روم)

ائمہ اطہارؑ کے مقام و کلام کے متعلق صحیح شیعی اعتقاد

اگرچہ مذکورہ بالا تحقیقات و تنقیحات سے یہ امر بخوبی واضح و آشکار ہو جاتا ہے تاہم یہاں قدرے اس کی مزید وضاحت کی جاتی ہے۔ اگرچہ اولیاء دین یعنی جناب پیغمبر اسلامؐ و ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے صحیح مقام و منزلت کی تعیین بارگاہِ خدا کی صفاتِ مختصہ سے تنزل کے بعد انسانی عقول و افہام کی دسترس سے بلند و بالا ہے لایقاس بآل محمد احد من الناس۔ (نہج البلاغہ) تاہم عام انسانی وسعتِ عقل و استعداد کے مطابق ان راہنمایانِ دین نے اپنے مقام و کلام کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے انہی کے مستند و معتبر ارشادات و فرامین کی روشنی میں اس کا ایک جامع خلاصہ ذیل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔

(۱) یہ بزرگوار رسول خدا کے نبوت اور اس کے خصائص کے دیگر تمام فضائل و کمالات میں خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحیح وارث و جانشین ہیں۔

(۲) واضح ہے کہ آنحضرتؐ تمام سابقہ انبیاء و مرسلینؑ کے تمام علمی و عملی کمالات کے جامع و مظہر کامل ہیں اور اسی جامعیت کی وجہ سے ان سب سے افضل و اشرف ہیں۔ اور چونکہ یہ بزرگوار آنحضرتؐ کے کمالات و کرامات کے جامع ہیں۔ اس لئے سوائے سرکار ختمی مرتبتؐ کے دوسرے تمام انبیاءؑ سے ان کا مقام بلند ہے اور علم و فضل، زہد و تقویٰ، عفت و عصمت، جود و سخاوت، شجاعت و شہامت غرضیکہ تمام امکانی صفاتِ جلیلہ میں سرآمدِ روزگار و افتخار رہبری و ہر دو عالم بنے ہوئے ہیں۔

(۳) چونکہ آنحضرتؐ کی نبوت و رسالت صرف بنی نوع انسان تک ہی مختص نہیں۔ بلکہ وہ پورے عالمین کے بشیر و نذیر اور ان کا وجود مسعود پورے عالم امکان کے لئے سراپا رحمت ہے اس لئے ان ذواتِ مقدسہ کی خلافت و امامت بھی کسی خاص قوم و قبیلہ یا کسی خاص زمان و مکان کی قید سے مقید نہیں ہے۔ بلکہ یہ تمام عالمین کے لئے ہادی و راہنما اور تمام کائنات علوی و سفلی پر حجت خدا ہیں۔

عصمت

(۴) جس طرح آنحضرتؐ عصمت کبریٰ کے اعلیٰ و ارفع درجہ پر فائز ہیں۔ اسی طرح ان حضرات قدسی صفات کا دامن

---

* نوٹ: یہ جو ۔۔۔ [illegible]

بھی از مبداء لحد قیجسم کے لئے ہیں صغیرہ و کبیرہ کی عمدی و سہوی آلودگیوں سے منزہ و مبرا ہے۔

(۵) یہ حضرات بزرگوار پورے عالمِ امکان اور سارے جہان پر حجتِ خدا کے منصب پر فائز ہیں۔ اس لئے وہ سب مخلوقات حتیٰ کہ چرند و پرند اور جمادات کی زبان بھی سمجھتے ہیں اور ہر زبان میں گفتگو کر سکتے ہیں۔

(۶) اگرچہ ہمارے پاس کوئی ایسا آلہ و پیمانہ نہیں ہے جس سے ان کے علوم لدنیہ کا صدود اربعہ معلوم کیا جا سکے لیکن اس قدر مسلّم ہے کہ حجتِ خدا کی پہچان یہی ہے کہ وہ کسی وقت، کسی جگہ، کسی سائل اور کسی موضوع کے متعلق سوال کے جواب میں یہ نہ کہے کہ مجھے اس کا جواب معلوم نہیں۔ "لا ادری" میں لا یقول لا ادری۔ خلاصہ یہ کہ ان کا علم خدا کے مقابلہ میں جزئی اور ہمارے مقابلہ میں کل ہے۔

(۷) جس طرح آنحضرتؐ کی ہر حالت، ہر جگہ، ہر زمانہ، ہر قوم اور ہر امر میں ہر شخص پر اطاعتِ مطلقہ واجب ہے۔ اسی طرح ہر حال، ہر جگہ، ہر زمان، ہر مکان اور ہر امر میں ہر شخص پر ان معصوم ہستیوں کی بھی اطاعتِ مطلقہ واجب ہے۔ ان کی اطاعت خدا کی اطاعت اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے اور دنیوی و اخروی فوز و فلاح انہی کی اطاعت میں پوشیدہ ہے۔ فهم سفن النجاة و مصابيح الدجى و اعلام التقى الدعاة الى الله و الادلاء الى مرضاة الله و ائمة الهدى و السادة و القادة صلوات الله عليهم اجمعين۔

(۸) جس طرح آنحضرتؐ کی ہر شخص پر محبت واجب و لازم ہے اور اس کے بغیر کوئی آدمی مسلمان نہیں کہلا سکتا ہے اسی طرح ان ذواتِ عالیہ کی مودت و محبت بھی اجرِ رسالت کے طور پر ہر مسلمان پر واجب و لازم ہے اس کے بغیر کم از کم کوئی شخص اہلِ ایمان نہیں کہلا سکتا۔ اور ان کا دوست خدا کا دوست اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔

(۹) جس طرح آنحضرتؐ کی نبوت و رسالت کے بغیر کسی عامل کا کوئی عمل قبول نہیں ہو سکتا، اسی طرح ان حضرات کی بارگاہ کی امامت و ولایت کے اقرار کے بغیر بھی کسی عمل کرنے والے کا کوئی عمل بارگاہِ ربوبیت میں شرفِ قبولیت حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ان میں سے کسی ایک کا انکار سب کے انکار کے مترادف ہے۔

(۱۰) یہ بزرگوار آنحضرتؐ کی طرح علتِ غائی ممکنات و باعثِ ایجادِ کائنات ہیں۔ خدائے قادر و قیوم نے آسمان کا شامیانہ انہی کی خاطر لگایا۔ اور زمین کا فرش انہی کے طفیل بچھایا ہے۔ الغرض خدا اگر ان کو پیدا نہ کرتا تو عالمِ امکان کے ایک ذرہ کو بھی خلعتِ وجود عنایت نہ کرتا۔ اس لئے یہ بزرگوار خدا تک رسائی اور اپنی مشکل کشائی کرانے کا بہترین وسیلہ و ذریعہ ہیں۔

(۱۱) اس عالم میں خدا کے دو نظام رائج ہیں۔ ایک کا نام ہے نظامِ شریعت۔ دوسرے کا نام ہے نظامِ تکوین۔ مسائلِ حلال و حرام، احکامِ جائز و ناجائز۔ اور دوسرے شرعی معاملات کا تعلق پہلے نظام سے ہے۔ اور پیدا کرنے، روزی دینے، بیماروں کو شفا دینے، مارنے اور جلانے کا تعلق دوسرے نظام سے ہے۔ جہاں تک نظامِ شریعت کا

تعلق ہے یہ ذوات قدسیہ اس کے سربراہ ہیں۔ اور شرعی نقطۂ نظر سے یہی ہمارے حاکم اعلیٰ اور بادشاہ ہیں اگر دنیوی حکام ہوں کہ جب علم و استعداد سے آزاد ہوں۔ اور مبعوث الیہ ہوں۔ تو دینی معارف و حقائق اور مذہبی مسائل و احکام کا بیان یعنی نشر و اشاعت الغرض ہر کمی و زیادتی سے شریعت کی حفاظت و حراست کرنا۔ اور دنیوی امور میں جو فرائض ایک عادل بادشاہ کے ہوتے ہیں۔ جیسے مبنی بر انصاف عادلانہ حکومت کا قیام، اسلامی سرحدوں کی حفاظت، شرعی حدود و تعزیرات کا اجراء و انفاذ، غرباء و یتامیٰ اور دیگر ہر قسم کے مستحقین کی دیکھ بھال کرنا اور ان تک ان کے حقوق کا پہنچانا ظالم و جابر کو ظلم و جور سے باز رکھتے ہوئے مظلوم کی دادرسی کرنا وغیرہا ان کے حقیقی فرائض و وظائف ہیں۔ اور جہاں تک دوسرے نظام یعنی نظام تکوین (پیدا کرنے، رزق دینے، شفا دینے اور مارنے و جلانے وغیرہ) کا تعلق ہے۔ اس کا چلانا ان کے متعلق نہیں ہے۔ خدا نے ان کاموں کی انجام دہی ان کے سپرد نہیں فرمائی۔ نہ بصورت تفویض نہ بشکل توکیل نہ بحیثیت آلات و اسباب اور نہ باعتبار فرشتوں پر ناظر و نگران ہونے کے۔ بلکہ یہ سب کام خود خدائے رحمٰن و علام بذریعہ ملائکہ کرام انجام دیتا ہے۔ کل یوم ہو فی شان۔

ہاں یہ ضرور ہے کہ سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام اس نظام سے بھی بالکل الگ تھلگ اور غیر متعلق نہیں ہیں بلکہ اس نظام میں ان کا منصب و مقام ہماری شفاعت و سفارش کرنا ہے۔ وہ بارگاہ قدرت میں ہماری شفاعت کرتے ہیں تو خدا بے اولادوں کو اولاد کی نعمت سے بہرہ ور کر دیتا ہے۔ وہ سفارش کرتے ہیں تو خدا بے مال و زر کو دولت مال و منال سے مالا مال کر دیتا ہے۔ مقرب بارگاہ ہیں کہ خدا ان کی شفاعت و سفارش کو مسترد نہیں فرماتا۔ الا لمن ارتضیٰ و ما تشاؤن الا ان یشاء اللہ۔ اس دعویٰ امر کی علاوہ سابقہ و لاحقہ دلائل و براہین کے بھی اخبار و آثار سے تائید مزید ہوتی ہے۔ وہ دستاویزی ثبوت یہاں امام زمانہ کی توقیع مبارک "ان اللہ خلق الاجسام وقسم الارزاق الخ" اسی باب میں قبل ازیں دو مرتبہ پیش کی جا چکی ہے خصوصاً ملحوظ رہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ سفارش ہم کرتے ہیں۔ پیدا خدا کرتا ہے اور سفارش ہم کرتے ہیں رزق خدا دیتا ہے۔ (۱)

(۱) جناب سدیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک گروہ یہ گمان کرتا ہے کہ آپ خدا ہیں۔ امام علیہ السلام نے یہ سن کر ایسے لوگوں سے برائت و بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ (یا سدیر سمعی و بصری و شعری و بشری و لحمی و دمی من ہؤلاء براء و بریٔ اللہ منہم و رسولہ) "اے سدیر میرے کان، آنکھ، بال، جلد، گوشت و پوست اور میرا خون ان لوگوں سے بیزار ہے۔ خدا اور رسولؐ ان سے بیزار ہیں۔" سدیر کہتے ہیں میں نے عرض کیا۔ فما انتم؟ جعلت فداک۔ میں آپ پر قربان ہوں پھر آخر آپ کیا ہیں؟ (فقال خزان علم اللہ و تراجمۃ وحی اللہ و نحن قوم معصومون امر اللہ بطاعتنا و نہی عن معصیتنا نحن الحجۃ البالغۃ علی من دون السماء و فوق الارض۔) فرمایا ہم علم خدا کے خزانہ دار، اس کی وحی کے ترجمان

SIBTAIN.COM

کا ترجمہ: ہم وہ معصوم ہیں جن کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے اور نافرمانی کی ممانعت کی ہے۔ اور ہم آسمان و زمین والی مخلوق پر حجت خدا ہیں۔ (رجال کشی صفحہ ۱۸۶ کذا فی اصل ج ۵ صفحہ ۳۴۳)

(۲) حضرت امیر المومنین وظائف و فرائض امام کے سلسلہ فرماتے ہیں: انه لیس علی الامام الا ما حمل من امر ربه الا البلاغ فی الموعظة والاجتهاد فی النصیحة والاحیاء للسنة واقامة الحدود علی مستحقیها واصدار السهمان علی اهلها (نہج البلاغہ جلد اول صفحہ ۱۹۶) اس کا ترجمہ مفتی صاحب: امام کا فرض تو بس یہ ہے کہ جو کام اسے اپنے پروردگار کی طرف سے سپرد ہوا ہے اسے انجام دے اور وہ یہ ہے کہ پند و نصیحت کی باتیں ان تک پہنچائے۔ سمجھانے بجھانے میں پوری پوری کوشش کرے، سنت کو زندہ رکھے اور جن پر حد لگتی ہے ان پر حد جاری کرے اور حقداروں تک ان کا حصہ پہنچائے۔"

(۳) اس سلسلہ میں سرکار علامہ محسن فیض کاشانی علم الیقین صفحہ ۲۰۴ پر تحریر فرماتے ہیں: والوصی هو الحجة بعد ذلك النبي والامام القائم بتاویل الكتاب الصامت یحفظ الشریعة ویقیم الحدود ویسد الثغور وینتصر ید الظالمین عن المظلوم: یعنی نبی کے بعد حجت خدا امام ہوتا ہے جس کا کام یہ ہوتا ہے کہ کتاب اللہ کی صحیح تاویل کرے۔ شریعت مقدسہ کی حفاظت کرے۔ حدود و تعزیرات شرعیہ جاری فرمائے۔ اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرے۔ اور مظلوم کو ظلم سے بچائے۔

(۴) بعض کتابوں میں وارد ہے: فالولایة هی حفظ الثغور وتدبیر الامور وتعدیل الایام والشهور (کذا صفحہ ...) یعنی ولایت کا مطلب ہے سرحدوں کی حفاظت کرنا، علاقے امور کی دیکھ بھال کرنا اور ماہ و ایام کا شمار و حساب کرنا۔

(۵) صاحب رسالہ صراط النجات صفحہ ۳۵۸ طبع ایران امامت کی امور دین و دنیا میں ریاست عامہ کے ساتھ تعریف کرنے کے بعد امور دینیہ اور امور دنیویہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"و مقصد از ریاست در امور دینیه این است که احکام الٰهیه را از تغییر و تبدیل حفظ نماید و با جرای آنها امر نماید و مقصود از ریاست در امور دنیویه حمایت است از حفظ ثغور و ... جاده و نگاه داری شهرها و حفظ حقوق مظلومین از ظالمین و فصل خصومت میان اشخاص و رفع اختلافات میان ایشان و اجرای حدود شرعیه و فراهم آوردن آنچه امور نوع مسلمین بآن موقوف است۔"

یعنی امور دینیہ میں ریاست عامہ سے یہ مراد ہے کہ احکام الٰہیہ کی تغیر و تبدل سے حفاظت کرے اور ان کو جاری و ساری فرمائے اور دنیوی امور میں ریاست عامہ سے مراد ہے اسلامی سرحدوں اور دیگر تمام شہروں کی حفاظت و حراست کرنا۔ شہری راہوں کی نگاہداشت کرنا۔ نیز ظالموں سے مظلوموں کے حقوق واپس دلوانا اور ان کی داد رسی کرنا۔ جھگڑا کرنے والوں کے درمیان صحیح فیصلہ کرنا۔ باہمی تنازعات کو رفع کرنا۔ حدود شرعیہ کا اجرا کرنا اور ان تمام امور کا بجا لانا جن سے مسلمانوں کی فلاح و بہبود وابستہ ہے۔ ان حقائق سے واضح ہو گیا کہ تعریف امامت میں وارد شدہ لفظ ریاست عامہ دینی و دنیوی سے ان حضرات کے تاجدار ہونے پر استدلال کرنا بالکل غلط ہے۔